

تفصیلاً

فہرست مخطوطات

ادارہ تحقیقات اسلامی کا کتب خانہ

قاضی محمد اشرف، لاہور، آفیسر، کمانڈر اینڈ اسٹاف کالج، کوئٹہ

موضوع نیرنجات و کیمیا ☆ واحد ۳۷۷۷ - رتبہ الحکیم
 حجم ۲۵۴ صفحات تقطیع $\frac{۹۲ \times ۷۳}{۳۲ \times ۷۲}$ ۱۹ سطرے بخط نسخ
 مصنف کا پورا نام مسلمہ ابن احمد بن قاسم بن عبداللہ المجریطی ہے۔ کشف الظنون میں سنہ وفات ۳۹۵ھ
 درج ہے۔ الاعلام میں سنہ پیدائش ۳۳۸ھ اور سنہ وفات ۳۹۸ھ درج ہے۔

مصنف اندلس کا مشہور و معروف شخص ہے۔ یہ شخص علم نجوم، کیمیا، سیمیا اور زمین پر اجرام سماویہ
 کے اثرات کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ کتاب رتبہ الحکیم فن کیمیا سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر بحث نیرنجات
 پر بھی کی گئی ہے۔

اس کے برعکس غایت الحکیم علم السحر، سیمیا و ہیمیا پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں کہیں کہیں علم کیمیا کی
 باتیں بتلائی گئی ہیں۔ یہ شخص عالم طبیعیات و فلکیات اور فلسفہ کا بھی اچھا خاصا ماہر تھا۔ غایت الحکیم ۱۹۲۷ء
 بمقام ہمبرگ (جرمنی) چھپ چکی ہے۔ اور اسی مطبوعہ نسخہ سے ۱۹۶۷ء میں بغداد میں عکس طور پر پھر چھپانی
 گئی ہے۔ رتبہ الحکیم کے چھپنے کی اطلاع نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چودھویں صدی ہجری
 کے اوائل میں یہ کتاب قاہرہ سے چھپی تھی۔ مگر مطبوعہ نسخہ نایاب ہے۔ لہ

اس مخطوط کا کاغذ دہلی بخط نسخ لکھا ہوا ہے۔ اور سیاہ روشنائی استعمال ہوئی ہے۔ مقام و
 سنہ اور کاتب کے نام کا ذکر نہیں ہے۔ نسخہ اچھی حالت میں ہے۔ کاتب اچھا پڑھا لکھا معلوم ہوتا ہے۔
 کیونکہ غلطیاں نہیں ملتیں ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ چودھویں صدی کے اوائل یا تیرھویں

لے رتبہ الحکیم مصنف نے غایت الحکیم سے پہلے لکھی تھی جیسا کہ غایت الحکیم کے مقدمہ سے ظاہر ہے۔ اس
 کتاب کے بارے میں نہایت ہی تفصیل سے برٹش کے ڈاکٹر E. J. HOLMYARD نے ISIS جو سائنسی علوم کا ایک رسالہ ہے، کی جلد نمبر ۶ (۱۹۲۷ء) کے ۲۹۳ تا ۳۰۵ صفحات پر مشتمل ایک مضمون

لکھا تھا۔ اس مضمون میں کتاب کے مخطوطات کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ اور ڈرافٹ اور تالیف پر بھی بحث کی گئی ہے

صدی کے آخر میں نقل کیا گیا ہے۔

فقہ حنفی ☆ واحد ۳۷۶۸

۲۲

خزانة الروایات مصنفہ قاضی جگن الحنفی الگجراتی (متوفی ۹۲ھ)

جُم ۶۷۸ صفحات تقطیع ۹۳/۵ - ۳۱ سطری - بخط نسخ و نستعلیق

یہ کتاب فقہ حنفی کے فروعی مسائل پر ایک مبسوط کتاب ہے۔ جس میں صحیح، غلط اور رطب و یابس سب مواد موجود ہے۔ عموماً فقہاً حنفیہ کے نزدیک اسے بہت زیادہ قابل اعتماد قرار نہیں دیا جاتا ہے۔ اس کتاب کا ذکر کشف الظنون میں ہے۔ لیکن مصنف کے بارے میں زیادہ روشنی نہیں ڈالی ہے۔

نثر بہتہ الخواطر مصنفہ مولانا عبدالرحیٰم لکھنوی ج ۳ صفحہ ۸۲ (مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۳ھ) میں قاضی جگن الگجراتی کا مختصر تذکرہ موجود ہے۔ ان کی وفات تقریباً ۹۲ھ بتائی گئی ہے مصنف کا وطن کوکن تھا۔ کتاب کی ابتدا اور انتہا پر دو مہر ہیں۔ دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ مہر کس قاضی سید الطاف حسین حسینی علوی واسطی کی ہے۔ اس مہر کی کھدائی کا سال جو مہر میں نظر آتا ہے، ۳۳ھ ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ یہ نسخہ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے درمیان کا لکھا ہوا ہے۔

یہ نسخہ احمدآباد گجرات کے دیسی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے بخط نسخ و نستعلیق لکھا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متعدد کاتبوں نے اسے لکھا۔ ایک کاتب کا خط بہت عمدہ ہے۔ عنوان شجر خرنی ہیں۔ نسخہ کچھ کرم خوردہ ہے۔

کتاب کی ابتداء..... الحمد للہ الذی خلق اللسان و علمہ البیان..... سے کی ہے۔ جہاں تک ہمارے علم میں ہے، یہ کتاب چھپی نہیں ہے۔ لیکن اس کے قلمی نسخے ہندوستان و پاکستان سے قسطنطنیہ تک متعدد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن فقہ حنفیہ ۹۳ و ۱۳۱ پر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نسخہ ۱۱۳ھ کا لکھا ہوا ہے۔

مولانا عبدالرحیٰم صاحب فرنگی محلّی نے اپنی کتاب النافع الکبیر میں اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ کتاب اگرچہ بہت بڑی ہے لیکن اس لئے معتبر نہیں ہے کہ اس میں ہر طرح کا رطب و یابس موجود ہے۔ یہ نسخہ کتب خانہ بڑا کوہوم سیٹھ عبداللطیف باوانی نے بطور عطیہ دیا تھا۔

فقہ حنفی ☆ داخلہ ۳۷۶۹

۲۳

(کتاب الفقہ الحنفی مصنف نامعلوم)

حجم ۷۴۷ صفحات تقطیع $\frac{۵۳۴}{۳۲} \times \frac{۹۳۴}{۲۷}$ - ۲۹ سطری - بخط نسخ عمدہ

فتمتہ کی یہ کتاب کتاب البیوع سے شروع ہوتی ہے اور کتاب الحیل تک چلی جاتی ہے۔ اس کی ابتدائی جلد موجود نہیں ہے۔ اس لئے یقینی طور پر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کس کتاب کی جلد ہے بظاہر اس کے مختلف مقامات سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں کسی ایسے فقیہ کا ذکر نہیں ہے جس نے عمر ابن عبدالعزیز الصدر اشہد ۵۳ھ کے بعد وفات پائی ہو۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ یہ کتاب ساتویں صدی کے مشہور و معروف حنفی فقیہ ابو الفتح زین الدین عبدالرحیم ابن ابی بکر عماد الدین جن کی وفات ۶۸۷ھ کے بعد کہیں سمرقند میں ہوئی۔ ان کی مشہور تصنیف الفصول العمدیہ کی جلد ثانی نہ ہو۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ اس میں کہیں وہ برہان الدین المرغینانی صاحب ہدایہ کا ذکر جبری یا اپنے چچا فقیہ نظام الدین کا ذکر عمی کے ساتھ کریں۔ ایسا کوئی ذکر اس میں نہیں دکھائی دیتا۔ اس لئے یقین سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مخطوط الفصول العمدیہ کا دوسرا حصہ ہے۔ الفصول العمدیہ کا کوئی نسخہ اس وقت سامنے نہیں کر مقابلہ کر کے دیکھا جاسکے۔

کتاب کی ابتدائی عبارت یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابُ الْبِیْعِ وَتَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ ہَذَا الْکِتَابُ
مَشْتَمِلٌ عَلٰی عَشْرِ فِصُوْلِ الْاَوَّلِ فِیْمَا یَنْعَقِدُ بِہِ الْبِیْعُ و.....

آخر کی عبارت یہ ہے :-

ھُوَ یَجْنِثُ الْمَشِیْعَ لہِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہُ۔

یہ مخطوط کالی کٹ کے مسحوق کاغذ پر خوشخط نسخ میں لکھا ہوا ہے۔ ابتدا کے صفحات شاید ضائع ہو گئے جو کہ بعد میں کسی شخص نے پیلیے کاغذ پر لکھ کر شامل کر دیئے ہیں۔ یہ ابتدائی ۹۳ صفحات ہیں۔ یہ جو نیا لکھا ہوا ہے اس کا زمانہ بارہویں صدی ہجری کے بعد تک کا ہو سکتا ہے۔ اصل اس سے سو چھپاس برس پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔

کتاب کی ابتدا میں ایک تملیک ہے اس کی عبارت یہ ہے :-

تَمَلَّکَ الْفَقِیْرُ عَلٰی رِیْبِہِ الْقَدِیْرِ مِصْطَفٰی بْنِ الْمَرْحُوْمِ مُحَمَّدٍ لِسَاطِی الْمَدَنِی عَفِی